روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 7 جولائی 2011ء 4 شعبان 1432 ہجری 7 وفا 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 155

چمکتی دم والا ستارہ

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ ’’ مہدی کے خروج سے قبل مشرق سے ایک ستارہ نکلے گا جس کی چمکتی ہوئی دم ہوگی‘‘۔

(عقد الدر فی اخبار المنتظر، مؤلف یوسف بن یحیٰ بن علی، ناشر مکتبہ عالم الفکر، قاہرہ 1979ء ص 111، فی الفصل الثالث فی الصوت والھدۃ المعمۃ والحوادث)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نشان اور معجزہ ہر ایک طبیعت کے لئے ایک بدیہی امر نہیں جو دیکھتے ہی ضروری التسلیم ہو بلکہ نشانوں سے وہی عقلمند اور منصف اور راستباز اور راست طبع فائدہ اٹھاتے ہیں جو اپنی فراست اور دور بینی اور باریک نظر اور انصاف پسندی اور خداترسی اور تقویٰ شعاری سے دیکھ لیتے ہیں کہ وہ.......... ایسے امور ہیں جو دنیا کی معمولی باتوں میں سے نہیں ہیں اور نہ ایک کاذب ان کے دکھلانے پر قادر ہوسکتا ہے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ امور انسانی بناوٹ سے بہت دور ہیں اور بشری دسترس سے برتر ہیں اور ان میں ایک ایسی خصوصیت اور امتیازی علامت ہے جس پر انسان کی معمولی طاقتیں اور پُر تکلف منصوبے قدرت نہیں پا سکتے اور وہ اپنے لطیف فہم اور نور فراست سے اس تہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ ان کے اندر ایک نور ہے اور خدا کے ہاتھ کی ایک خوشبو ہے جس پر مکر اور فریب یا کسی چالاکی کا شبہ نہیں ہوسکتا۔ پس جس طرح سورج کی روشنی پر یقین لانے کے لئے صرف وہ روشنی ہی کافی نہیں بلکہ آنکھ کے نور کی بھی ضرورت ہے تا اس روشنی کو دیکھ سکے اسی طرح معجزہ کی روشنی پر یقین لانے کے لئے فقط معجزہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ نور فراست کی بھی ضرورت ہے اور جب تک معجزہ دیکھنے والے کی سرشت میں فراست صحیحہ اور عقل سلیم کی روشنی نہ ہو تب تک اس کا قبول کرنا غیر ممکن ہے مگر بدبخت انسان جس کو یہ نور فراست عطا نہیں ہوا وہ ایسے معجزات سے جو صرف امتیازی حد تک ہیں تسلی نہیں پاتا اور بار بار یہی سوال کرتا ہے کہ بجز ایسے معجزہ کے میں کسی معجزہ کو قبول نہیں کر سکتا کہ جو نمونہ قیامت ہو جائے۔ مثلاً کوئی شخص میرے روبرو آسمان پر چڑھ جائے اور پھر روبرو ہی آسمان سے اترے اور اپنے ساتھ کوئی ایسی کتاب لائے جو اترنے کے وقت اس کے ہاتھ میں ہو اور صرف اسی پر کفایت نہیں بلکہ تب مانیں گے کہ ہم اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر دیکھ لیں اور پڑھ لیں۔ یا چاند کا ٹکڑا یا سورج کا ٹکڑا اپنے ساتھ لائے جو زمین کو روشن کر سکے۔ یا فرشتے اس کے ساتھ آسمان سے اتریں جو فرشتوں کی طرح خارق عادت کام کر کے دکھلائیں۔ یا دس بیس مردے اس کی دعا سے زندہ ہو جائیں اور وہ شناخت کئے جائیں کہ فلاں فلاں شخص کے باپ دادا ہیں جو فلاں تاریخ مر گئے تھے اور صرف اسی قدر کافی نہیں بلکہ ساتھ اس کے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عام شہروں میں مجلسیں منعقد کر کے لیکچر دیں اور بلند آواز سے کہہ دیں کہ درحقیقت ہم مردے ہیں جو دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آئے ہیں اور ہم اس لئے آئے ہیں کہ تا گواہی دیں کہ فلاں مذہب سچا ہے یا فلاں شخص جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں وہ سچ کہتا ہے اور ہم خدائے تعالیٰ کے منہ سے سن کر آئے ہیں کہ وہ سچا ہے۔

یہ وہ خود تراشیدہ معجزات ہیں جو اکثر جاہل لوگ جو ایمان کی حقیقت سے بکلی بے خبر ہیں مانگا کرتے ہیں۔ یا ایسے ہی اور بیہودہ خوارق جو خدائے تعالیٰ کی اصل منشاء سے بہت دور ہیں طلب کیا کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 45)

باجماعت نماز ادا کریں

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

’’ہر احمدی کو جو حضرت مسیح موعود کو مان کر اپنے آپ کو مومنین کی جماعت میں شامل سمجھتا ہے ان... امور کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ پہلی چیز نماز کا اہتمام، باقاعدگی سے ادائیگی ہے۔ حتی الوسع باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ان نمازوں کو نوافل کے ساتھ سجایا بھی جائے...... نمازوں کے حوالے سے ہی میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (النور: 57) کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو، کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی‘‘

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 148-151)

مقابلہ مقالہ نویسی
برائے ناصرات 2011ء

(زیر اہتمام: قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

عنوان: ’’احمدی بچی کے اوصاف‘‘

مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔

تفصیل انعامات:۔

اول: ماڈل مینارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 15 ہزار روپے نقد

دوم: ماڈل مینارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 10 ہزار روپے نقد

سوم: ماڈل ستارہ احمدیت + کتب + سند امتیاز + 5 ہزار روپے نقد

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ منظوم کلام درشان قرآن سے انتخاب

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگرلولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

اے عزیزو! سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
ان پہ اس یار کی نظر ہی نہیں
ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشق دلبر
اس کے اوصاف کیا کروں میں بیاں
وہ تو دیتا ہے جاں کو اور اک جاں
وہ ہمیں دلستاں تلک لایا
اس کے پانے سے یار کو پایا!

شکر خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے
کہتے ہیں حسن یوسفؑ دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہو گی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

7

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

بیت الغفور کا افتتاح، جرمن احباب کے ساتھ تقریب، خطابات اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

18 جون 2011ء

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج مجموعی طور پر تیس فیملیز کے ایک سو بیس افراد اور 18 سنگل افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ آج ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ کی جماعتوں کے علاوہ Gopingen، Bielefeld اور امریکہ و پاکستان سے آنے والے بعض افراد اور فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق Ginsheim شہر میں نئی تعمیر ہونے والی بیت الغفور کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے Ginsheim کا فاصلہ پچاس کلومیٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اڑھائی بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Ginsheim کی طرف روانگی ہوئی۔ تین بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الغفور تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی بیت کے بیرونی گیٹ سے احاطہ میں داخل ہوئی۔ احباب نے پُر جوش نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ مرد و خواتین اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچیاں اور بچے ایک ہی رنگ کے لباس میں ملبوس بڑے منظّم طریق سے کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کر رہے تھے۔ ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ آج کا دن ان کے لئے بڑا ہی مبارک اور بابرکت دن تھا۔ پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس جماعت اور اس شہر میں تشریف آوری ہوئی تھی اور حضور انور کے وجود مبارک سے یہ سرزمین بھی فیضیاب ہوئی اور ہر احمدی بھی برکتوں سے حصہ پا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بن رہا تھا۔

مکرم صدر صاحب جماعت Ginsheim ریحان رشید صاحب، ریجنل مربی سلسلہ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب اور ریجنل امیر مکرم محمد اکرم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بیت الغفور کا افتتاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ ہی اس بیت الغفور کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بجکر پینتالیس منٹ پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ فخر احمد صاحب نے کی بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ محمد عمر کاہلوں صاحب اور جرمن ترجمہ زیب احمد صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں امیر صاحب جرمنی نے اس شہر کے تعارف، یہاں جماعت کے قیام اور بیت کی تعمیر کے حوالہ سے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔

بیت کا تعارف

شہر Ginsheim صوبہ Hessen میں واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی 16 ہزار افراد پر مشتمل ہے اور یہی وہ علاقہ ہے جہاں دریائے Main اور دریائے Rhein آپس میں ملتے ہیں اور پھر آگے ایک دریا بن جاتا ہے۔

اس شہر میں جماعت کا باقاعدہ قیام 1986ء میں ہوا۔ اس وقت Ginsheim کے تحت مزید تین ارد گرد کے شہر شامل کر کے ایک جماعت بنائی گئی تھی۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوا اور بہت سے احمدی اس علاقہ میں آ کر آباد ہوئے اور اب یہاں چھ لوکل جماعتیں علیحدہ علیحدہ قائم ہیں۔

2006ء میں لوکل جماعت نے یہاں بیت بنانے کا فیصلہ کیا۔ ستمبر 2007ء میں قطعہ زمین کے حصول کے لئے کامیابی ہوئی۔ موجودہ قطعہ زمین کا رقبہ 2725 مربع میٹر ہے۔ 2008ء میں بیت بنانے کی درخواست داخل کی گئی۔ جنوری 2009ء میں ضلعی انتظامیہ نے درخواست کو قبول کرتے ہوئے بیت بنانے کی اجازت عطا کر دی۔ اکتوبر 2009ء میں اس بیت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور مئی 2011ء میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس بیت کی تعمیر میں یہاں کی جماعت نے بہت بڑھ کر مالی قربانی پیش کی اور خواتین نے اپنے زیور بیت الذکر فنڈ میں پیش کئے۔

یہ علاقہ Mainspitze میں پہلی ایسی بیت ہے جو باقاعدہ بیت کی شکل میں تعمیر کی گئی ہے۔ نماز کے ہال کا سائز 260 مربع میٹر ہے اور اس میں 300 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ گراؤنڈ فلور پر مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ Washrooms بنائے گئے ہیں۔ پہلی منزل پر مختلف جماعتی پروگراموں کے لئے ایک علیحدہ ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک لائبریری اور دفتر اس کے علاوہ ہے۔ ایک بیڈروم کا رہائشی اپارٹمنٹ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

بیت کے مینار کی اونچائی 12 میٹر ہے اور گنبد کا قطر پانچ میٹر ہے۔ حکومتی انتظامیہ نے بیت کی تعمیر میں جماعت کا بہت ساتھ دیا ہے اور ہماری ہر مشکل کا حل نکالا ہے۔

احمدیوں کے اس علاقہ میں ہمسایوں سے بہت اچھے تعلقات ہیں جماعت کے افراد یہاں لوکل کمیونٹی کے مختلف پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں اور یہاں کی حکومتی انتظامیہ کے ساتھ بھی جماعت کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا متن درج ذیل ہے۔

متن خطاب حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ کہ آپ کو اس علاقہ میں آج یہ (بیت) بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ میں ہمیشہ جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ (بیوت) تو ہم بنا لیتے ہیں لیکن (بیت) بنانے کے بعد پھر ہر احمدی اور اس علاقہ میں رہنے والے ہر احمدی کا کام ایک نئی طرز پہ شروع ہوتا ہے۔ ایک مزید بوجھ اس پر پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس (بیت) کے تقدس کا خیال رکھنا۔ (بیوت) کا تقدس (بیوت) کے اندر بھی ہے۔ ان لوگوں نے بھی قائم رکھنا ہے جو یہاں نمازیں پڑھنے آتے ہیں اور (بیوت) کا تقدس (بیوت) کے باہر بھی ہے۔ ان لوگوں نے قائم رکھنا ہے جو اس (بیت) میں نمازیں پڑھنے آتے ہیں اور جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

ہر وہ شخص جو اس (بیت) کو دیکھے گا اس علاقہ میں، اس ماحول میں، جیسا کہ امیر صاحب نے کہا کہ مذہب کے لئے بڑی برداشت اور وسعت حوصلہ پایا جاتا ہے۔ تو اس وسعت حوصلہ کو مزید بڑھانے میں یا اس وسعت حوصلہ کا مزید معیار پیدا کرنے میں ہر احمدی کو کردار ادا کرنا چاہئے۔ بتانا چاہئے کہ کس طرح ہر معاملہ میں ایک احمدی (-) اپنی وسیع حوصلگی کا اظہار کرتا ہے۔ کس طرح ہم ہر قسم کے ظلموں کو سہہ کر پھر بھی برداشت کا اظہار کرتے ہیں۔ کیوں ہمیں اپنے ملک چھوڑ کر یہاں آنا پڑا؟ اس لئے کہ ہم نے ظلموں کے مقابلہ میں ظلم کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ ظلم کو برداشت کیا جب تک برداشت ہوتا رہا اور اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو ہم ان ملکوں میں آئے اور یہ ان لوگوں کی وسعت قلبی ہے کہ انہوں نے ہمیں اس ملک میں رہنے کا موقع دیا اور اس وسعت قلبی کے اظہار کے طور پر ہم مکمل طور پر اس ملک میں امن، پیار اور محبت سے رہیں گے اور امن و پیار اور محبت کے نئے معیار قائم کریں گے۔ یہ پیغام اس (بیت) کے بننے کے بعد مزید وسعت سے دینا ہوگا کیونکہ لوگوں کی توجہ آپ پر ہوگی۔

پس یہ تو ہے ماحول میں اس پیغام کو پہنچانا اور جب لوگوں کی توجہ پیدا ہوگی تو آپ کے (دعوت الی اللہ) کے میدان کھلیں گے۔ جب (دعوت الی اللہ) کے میدان کھلیں گے تو اس میں پھر لوگ یہ

بھی دیکھیں گے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں اس پر عمل بھی کر رہے ہیں کہ نہیں۔ کہیں ان لوگوں میں سے تو نہیں جو کہتے کچھ ہیں اور عمل کچھ کرتے ہیں؟ پس ہر لحاظ سے اس ماحول میں رہتے ہوئے، اس (بیت) کی طرف منسوب ہوتے ہوئے ہر احمدی، بچے، بڑے، بوڑھے، عورت، مرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تا کہ احمدیت کا حقیقی پیغام، (دین حق) کا حقیقی پیغام اس علاقہ میں پہنچا سکیں اور جب تک آپ لوگوں کے آپس میں دل ایک نہیں ہوں گے، جب تک آپ لوگ اس (بیت) کے اندر تقدس قائم نہیں رکھیں گے۔ باہر کا تقدس قائم نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے اس (بیت) کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے جب یہاں آئیں تو اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ ایک خدا کی ہم نے عبادت کرنی ہے۔ اپنی تمام رنجشیں، اپنے دلوں کی کدورتیں دور کرنی ہیں اور کم از کم وہ لوگ جن کے دلوں میں رنجشیں ہیں ان کو اپنے ماحول سے ہی سبق سیکھنا چاہئے کہ اس علاقہ میں لوگوں کا وسعت حوصلگی کا جو اظہار ہے اس کو ہم نے اپنے اوپر سب سے پہلے لاگو کرنا ہے۔ آپس میں بھی رحماء بینھم کی مثال بننا ہے۔ تب ہی ہم خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بعض اوقات حقوق العباد جو ہیں وہ حقوق اللہ سے بڑھ جاتے ہیں۔ پس حقوق العباد جو ہیں ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ جب اس سوچ کے ساتھ (بیت) میں آئیں گے، نمازیں پڑھیں گے تو وہ خدا جو غفور، رحیم خدا ہے جس کے نام پر آپ نے یہ (بیت) بنائی ہے۔ وہ ہماری غلطیوں کو، ہماری کوتاہیوں کو، ہماری سستیوں کو بھی بخشے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سوائے شرک کے باقی تمام گناہ بخش دیتا ہوں۔ تو اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے کہ اس کے نام کی عزت کے لئے، اس کے دین کی اشاعت کے لئے، ہم آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنے کا عہد کرتے ہیں۔ ہماری غلطیوں، ہماری کوتاہیوں اور ہماری سستیوں کو معاف فرما اور باہر اس پیغام کو پہنچانے کے لئے بھی ہم اس محبت کے پیغام کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے دنیا کے لئے بھی نمونہ بنتے ہیں۔ پس یہ سوچ ہر احمدی کی ہونی چاہئے۔

اللہ کرے کہ اس سوچ کے ساتھ ہماری (بیوت) آباد ہوں۔ اللہ کرے کہ اس سوچ کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ہم بھی ایک دوسرے کی غلطیوں اور کوتاہیوں اور سستیوں کو معاف کرتے ہوئے محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ یہاں رہنے والے احمدیوں کے علم و عرفان میں بھی ترقی ہو اور وہ احمدیت کا پیغام علاقہ میں پہنچا کر اس علاقہ کو (احمدیت) کے نور سے منور کرنے والے ہوں۔

ان چند باتوں کے ساتھ اب میں دعا کروں گا۔ دعا میں شامل ہو جائیں۔ دعا کے بعد یہ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (بیت) کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

عمارت کا معائنہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے (بیت) کی عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ (بیت) کے ساتھ دفاتر، جماعتی کچن، رہائشی حصہ اور دوسری منزل پر مختلف جماعتی پروگراموں کے لئے ایک ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ ان تمام جگہوں کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

جماعت Ginsheim جہاں یہ بیت تعمیر ہوئی ہے۔ اس جماعت سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر بعض دوسری جماعتیں ہیں وہ بھی اس بیت سے استفادہ کریں گے۔ یہ تیسری بیت ہے۔ جس کا اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاح فرمایا ہے۔

جرمن احباب کے ساتھ تقریب

بیت الغفور کے افتتاح کی مناسبت سے مقامی جرمن احباب کے ساتھ ایک علیحدہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ تقریب بیت کے مردانہ ہال میں منعقد ہوئی۔

تقریب کا آغاز پانچ بجکر پینتیس منٹ پر تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ جس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے ایک گروپ نے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم کی جرمن زبان میں بیت کے حوالہ سے ایک نظم ترنم کے ساتھ پیش کی۔

بعدازاں امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے نتیجہ میں جو احمدی احباب جرمن پہنچے ہیں اب یہ جرمنی ان کا دوسرا وطن بن گیا ہے۔ بیت فضل عمر ہمبرگ اور بیت نور فرینکفرٹ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ دونوں بیوت دوسری عالمی جنگ کے بعد تعمیر ہونے والی جرمنی میں پہلی دو بیوت ہیں۔

جرمنی میں جماعت احمدیہ کے ممبران کی تعداد تیس ہزار ہے جو دو سو بیس شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جماعت کا تمام نظام ممبران جماعت کے چندہ جات سے چلتا ہے۔

امیر صاحب نے بتایا کہ بیت کی تعمیر کے دوران ہمیں کوئی مشکل ہمسایوں اور حکومت کی طرف سے پیش نہیں آئی بلکہ سب نے ہماری مدد کی اور ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

میئر Ginsheim کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد Ginsheim کے میئر Richard Von Neumamn نے اپنا ایڈریس پیش کیا اور کہا۔

میں اپنے علاقے کی انتظامیہ کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ آج اس (بیت) کا افتتاح کر رہے ہیں۔ یہ خدا کا گھر ہے جو آپ نے بنایا ہے یہ (بیت) ہمارے شہر کی خوبصورتی کو بڑھا رہی ہے۔ اب آپ نے یہ (بیت) بنائی ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی ادھر ہمارے علاقہ میں رہنا چاہتے ہیں۔ اب ہمارا یہ شہر آپ کا گھر ہے۔ اب آپ کا یہ دوسرا وطن ہے۔ آپ یہاں رہ رہے ہیں اور آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں۔ آپ کو ایک ایسی جگہ کی ضرورت تھی جہاں آپ اپنی عبادت کر سکیں اور اپنے مذہب پر عمل کر سکیں۔ آج آپ کو یہ جگہ مل گئی ہے اور آپ نے (بیت) بنالی ہے۔

میئر نے مزید کہا کہ آپ کی اس (بیت) کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں خواہ کوئی یہودی ہو یا عیسائی ہو یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو۔

(بیت) کی تعمیر کے دوران کوئی فساد پیدا نہیں ہوا۔ کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی بلکہ سارا کام اتفاق اور پیار سے ہوا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احمدیوں نے ہمارے آگے کچھ چھپایا نہیں بلکہ ہر بات کھول کر بتائی کہ کیا پروگرام ہے اور کیا بنایا جا رہا ہے اور ہماری خواہشات کا بھی لحاظ کیا گیا۔ سنگ بنیاد سے لے کر آج تک بہت لمبا عرصہ گزرا ہے لیکن آج یہ (بیت) بن گئی ہے اور ہمارے علاقہ کو پُر رونق کر رہی ہے۔ (بیت) میں داخل ہونے سے قبل ایک بورڈ پر میں نے پڑھا کہ جو اس میں داخل ہوا اس نے امن پایا۔ میری خواہش ہے کہ یہ بات حقیقت میں بھی ایسی ہو اور مجھے یقین ہے کہ یہاں سے امن ہی ملے گا اور یہ (بیت) امن و سلامتی کا گہوارہ ہوگی۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ (بیت) بہت دیدہ زیب ہے۔ ایک باوقار عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ فن تعمیر کے لحاظ سے ہمارے شہر کے لئے علامت ہے۔ میں ایک بار پھر احمدیہ جماعت کے ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں۔

یہ موجودہ میئر سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (SPD) سے تعلق رکھتے ہیں اور سال 1992ء سے اس علاقہ کے میئر ہیں۔

ضلعی ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد Gross Gerau کی ضلع پارلیمنٹ کے ممبر Mr. Walter Astheimer نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

معزز خلیفہ، مہمان کرام! آج جماعت احمدیہ کی طرف سے اس دعوت پر میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور ضلع گراس گیراؤ کی طرف سے سلام پیش کرتا ہوں اور تمام احباب و خواتین کو اس خوبصورت (بیت) کی تعمیر پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میں آج آپ کے اس پروگرام میں شامل ہونے کے لئے بہت خوشی کے ساتھ آیا ہوں اور ضلع کے عوام کی نیک خواہشات آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ آج کا یہ دن اہم دن ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے اہم دن ہے۔ گراس گیراؤ کے لئے اہم دن ہے۔ صرف Ginsheim کے لئے نہیں بلکہ پورے ضلع کے لئے اہم دن ہے۔ یہ عمارت آپ کی اس علاقے سے وابستگی کا اظہار ہے کہ ہم مستقل یہاں رہنا چاہتے ہیں اور معاشرہ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس شہر میں سو مختلف اقوام کے، مذاہب کے لوگ بڑے پُرامن طریق سے رہتے ہیں۔ ہمارا علاقہ ہمیشہ لوگوں کے لئے دوسرا وطن بنا ہے۔ آپ لوگ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت اور ظلم کی وجہ سے یہاں پہنچے ہیں اور یہاں پناہ لی ہے اور اب یہاں کے ہو گئے ہیں۔

اس (بیت) کی تعمیر کے دوران یہاں کوئی مسائل پیدا نہیں ہوئے۔ جماعت ہمیشہ تعاون کے لئے تیار رہی اور اب بہت خوبصورت عمارت تعمیر ہوئی ہے اور بہت خوشگوار ماحول پیدا ہوا ہے اور ہمسایوں کے لئے اس علاقہ کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ سیاسی اور مذہبی لحاظ سے یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے ہمارے ضلع گراس گیراؤ میں رواداری پر مشتمل معاشرہ ہے۔ اس پر مجھے فخر ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم بھی امن، سلامتی، محبت اور رواداری کی ہے اور یہ آپ کے اہم اصول ہیں۔ اپنے ایڈریس کے آخر پر ممبر پارلیمنٹ موصوف نے کہا کہ (بیت) تو ایک امن کی جگہ ہوتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ (بیت) ایسی ہی ہو۔ ایک دفعہ میں پھر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

نائب وزیر اعلیٰ کا ایڈریس

اس کے بعد صوبہ Hessen کے Integration کے وزیر Mr. Uwe Hahn

جو صوبہ کے نائب وزیراعلیٰ بھی ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا معزز خلیفہ ممبران پارلیمنٹ اور مہمان اور جماعت احمدیہ کے ممبران، میں آپ کو حکومت کی انتظامیہ کی طرف سے سلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہر عمارت اور خصوصاً (بیت) کا سنگ بنیاد اور افتتاح ان لوگوں کے لئے جو اسے تعمیر کررہے ہیں بہت اہم سنگ میل ہوتے ہیں۔ آپ نے آج یہ بہت ہی خوبصورت (بیت) تعمیر کی ہے۔ آپ کی یہ (بیت) ایک خاص جگہ ہے اور یہ کوئی عام بات نہیں کہ علاقہ کا میئر اور صوبہ کا نائب وزیراعلیٰ اس کے افتتاح پر چلے آئے ہیں۔ میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب کیتھولک چرچ کی بنیاد رکھی جارہی ہوتی ہے تو صوبائی ممبران اس طرح نہیں آتے۔ آج (-) کی (-) کا افتتاح ہورہا ہے تو ہم سب آئے ہیں۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ آئندہ دنوں میں Selingenstadt اور Nidda میں بھی آپ کی دو مزید (بیوت) کا افتتاح ہورہا ہے۔

موصوف نے کہا کہ آپ کا یہاں (بیت) تعمیر کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اب آپ نے مستقل یہاں رہنا ہے اور آپ نے نسل درنسل کے لئے یہاں رہنے کا انتظام کیا ہے۔

آپ نے خدا کا گھر عبادت کے لئے بنایا ہے۔ لوگ روحانیت کی تلاش کے لئے یہاں آئیں گے۔ عبادت کے لئے آئیں گے اور آپس میں مل بیٹھنے کے لئے آئیں گے اور اپنے آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں سوچیں گے کہ ہم کس طرح ان میں شامل ہوں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اب جرمنی احمدیوں کے لئے دوسرا وطن بن گیا ہے اور ایک گھر بن گیا ہے۔

موصوف نے کہا جب میں Anti Corruption کا وزیر تھا تو اس وقت (بیت) نورفرینکفرٹ کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونے پر تقریب میں شامل ہوا تھا۔ آپ کی ہمبرگ اور فرینکفرٹ کی دو (بیوت) ایسی ہیں جن پر پچاس سال گزر چکے ہیں۔ اب اس ضلع میں تین (بیوت) کا افتتاح کیا جارہا ہے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ جرمنی کے صدر نے جو کہا ہے کہ (دین حق) جرمنی کا حصہ ہے۔ یہ بالکل درست کہا ہے۔ اگر ہم اس سے انکار کریں گے تو یہ غلط ہوگا جس کے ایسے خیالات ہوں وہ کافی تنگ نظری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ہمیں ایسے لوگوں کے ساتھ رواداری نہیں دکھانی چاہئے جو رواداری کے مخالف ہیں اور نفرت پر مبنی تقاریر کرتے ہیں۔ مذہب کا غلط استعمال بہت غلط چیز ہے۔

میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ صوبہ Hessen کے پروگراموں اور اس کی تعمیر وترقی میں حصہ لیتے ہیں۔ آج اس (بیت) کا افتتاح بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ (دین حق) جرمنی کا حصہ ہے اور جماعت ہمارے پروگراموں میں شامل ہوتی ہے اور حصہ لیتی ہے۔

موصوف نے سکولوں میں مذہبی تدریس کا ذکر کیا اور اس بارہ میں جماعت کے تعاون کا بھی ذکر کیا۔ موصوف نے کہا جو (بیوت) ہیں وہ (مومنوں) کو اچھے شہری بناتی ہیں اور ان کے شہر میں رہنے اور ان کی زندگی اور عمل کو بہتر بناتی ہیں۔

ان مہمان حضرات کے ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

حضور انور کے خطاب کا متن

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

معزز مہمانان گرامی! السلام علیکم اللہ تعالیٰ کا رحم اور سلامتی آپ سب پر ہو۔

سب سے پہلے میں آپ سب معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دیا اور اس محفل کو رونق بخشی۔ یہ بات آپ کی عظمت اور فراخدلی کو ظاہر کرتی ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ اس علاقہ کے رہنے والوں کا یہی رویہ ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ (بیت) اس علاقہ میں، نہ صرف فن تعمیر کی صورت میں بلکہ پیار، امن، برداشت اور ہم آہنگی کی علامت کے طور پر ایک اچھا اضافہ ثابت ہوگی۔ کوئی اس بات سے انکار نہیں کرسکتا یہی وہ چیزیں ہیں جن کی ہمیں اس دور میں ضرورت ہے۔ میں آپ کو یہاں یقین دلاتا ہوں ہم جو کہتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ ہم احمدیہ (-) جماعت کے ممبران (دین حق) کی تعلیمات کے حقیقی پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (دین حق) ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کا خیال اپنے ذہنوں میں رکھیں، جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے اور ہمیشہ اس کی یاد اپنے دلوں میں تازہ رکھیں اور اس کی مخلوق سے پیار، محبت، ہم آہنگی اور برداشت کا سلوک کریں۔

یہ ان تمام تعلیمات کا مجموعہ ہے جو ہمیں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عطا فرمائی ہیں۔ اس لئے ایک سچا (مومن) کبھی اپنے ساتھ رہنے والوں کے خلاف یا حکمرانوں کے خلاف اور حکومت وقت کے خلاف نفرت کی آواز نہیں اٹھا سکتا۔

احمدیہ (-) جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود جنہیں ہم مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

اچھا سچا (مومن) جو اپنے مذہب کی تعلیمات سے روشناس ہے ہمیشہ اس حکومت کا خیرخواہ اور فرمانبردار رہے گا جس کے مشفقانہ سایہ تلے وہ اپنی زندگی امن کے ساتھ بسر کرتا ہے۔ مذہب کا اختلاف اسے حکومت کی فرمانبرداری سے ہرگز نہیں روکتا۔

یہ (دین حق) کی وہ حسین تعلیم ہے جس پر جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے۔ یہ ساری دنیا میں ایک سچے احمدی (-) کا عام وصف ہے کہ وہ ہمیشہ تمام برے کاموں اور جرائم سے دور رہتے ہیں، ہر غیرقانونی عمل سے بچتے ہیں یا ایسے اعمال سے بچتے ہیں جس سے خدا تعالیٰ کی مخلوق کو نقصان پہنچے۔

احمدیہ (-) جماعت ہر وقت انسانیت کی خدمت کے لئے تیار رہتی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم بلاامتیاز مذہب افریقہ اور دوسرے غریب ممالک میں انسانیت کی خدمت ہسپتال اور سکول بنا کر کر رہے ہیں۔ بانی احمدیہ (-) جماعت نے اپنے ماننے والوں سے یہ عہد بیعت لیا ہے کہ اگر وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (دین حق) کا اصلی چہرہ اور حسین تعلیمات دکھانے کے لئے بھیجا ہے تو پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کی مخلوق سے رحم اور مہربانی سے پیش آنا ہوگا۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنی ہوگی۔ جب ایک انسان دوسرے کے ساتھ اس روح کے ساتھ ملے گا تو اس کا نتیجہ پیار، محبت اور امن ہوگا اور نفرت کا کوئی نام ونشان نہ رہے گا۔

جیسے میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ انسان صرف دو مقاصد کے لئے پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ ہیں کہ انسان ایک واحد ویگانہ خدا کی عبادت کرے اور خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے (بیوت) تعمیر کی جاتی ہیں۔

ان مقاصد کے پیش نظر احمدیہ (-) جماعت دنیا کے ہر کونے میں (بیوت) بنارہی ہے۔ دوسری تمام (بیوت) کی طرح احمدیہ (-) جماعت کی یہ (-) بھی امن کی علامت ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اس (بیت) کی تعمیر اپنے ہمسایوں اور قصبہ کے رہنے والوں کے ذہنوں سے تمام شکوک، اگر کوئی ہوں، تو دور کرے۔

اب میں بانی جماعت احمدیہ کے ایک اقتباس پر یہ تقریر ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔

(روحانی خزائن جلد20 لیکچر لاہور ص180)

یہ وہ سنہری الفاظ ہیں جو آپ نے ہمیں سکھائے ہیں۔

اب آخر میں دوبارہ تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو یہاں تشریف لائے اور اس افتتاح میں شامل ہوئے ہیں اور جنہوں نے ہمارے پیار کا جواب اپنے پیار سے دیا۔ ہمارا شکریہ صرف رسم نہیں ہے بلکہ ہمارے دلوں کی گہرائیوں سے ہے۔ یہ نبی اقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حسین تعلیمات کے مطابق ہے کہ وہ جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں بن سکتا۔

ایک بار پھر آپ کا شکریہ۔ آپ کا بہت شکریہ

چھ بجکر پینتیس منٹ پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمان حضرات کو تحائف عطا فرمائے۔

ریفریشمنٹ کا پروگرام

اس تقریب کے بعد ان مہمانوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ پر ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ جو مہمان موجود ہیں ان کا تعلق مختلف سیاسی پارٹیوں سے ہے۔ یہاں پارٹی کے درمیان ماحول بڑا پُرامن ہوتا ہے خواہ الیکشن کے دن ہی کیوں نہ ہوں۔

گرین پارٹی سے تعلق رکھنے والے نمائندہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس علاقہ میں ریجن میں آپ کی کتنی سیٹس ہیں۔ جس پر موصوف نے جواب دیا کہ 22 فیصد ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہر جمعہ کے دن خطبہ جمعہ ہوتا ہے اور ساری جماعت سے مخاطب ہوتا ہوں۔ MTA پر Live نشر ہوتا ہے۔ یہاں جرمنی میں خطبہ جمعہ دیا ہے جو یہاں سے ساری دنیا میں نشر ہوا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جرمنی میں ہر سال آتا ہوں اگر دو دفعہ نہیں تو ایک دفعہ ضرور آتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ حضور انور دوسرے مختلف ممالک کے سفر کرتے ہیں اور سال کا ایک حصہ باہر گزارتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا گزشتہ سالوں میں مختلف ممالک کے دورے کئے ہیں آٹھ دس ممالک میں جاتا رہا ہوں اور سال میں تین چار ماہ باہر قیام رہا ہے۔ لیکن اس سال زیادہ سفر نہیں کیا صرف جرمنی ہی آیا ہوں۔

ویزبادن شہر سے تعلق رکھنے والے انتظامیہ

کے ایک عہدیدار بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ویزبادن میں بیت کے لئے مشکلات ہیں اور ابھی تک مناسب جگہ نہیں ملی۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے آج کا پروگرام دیکھ لیا ہے اب یہ زیادہ توجہ دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ان مہمان حضرات نے بتایا کہ یہاں اس علاقہ میں ترکی اور مراکش کے لوگ بھی آباد ہیں۔ان کی بیوت بھی ہیں۔لیکن وہ باقاعدہ بیوت نہیں ہیں بلکہ مکانات وغیرہ لے کر اپنے سنٹر بنائے ہیں۔باقاعدہ بیت اس سارے علاقہ میں یہ پہلی بیت ہے جو مینار اور گنبد کے ساتھ تعمیر ہوئی ہے اور یہ جماعت احمدیہ کی بیت ہے۔

یہ پروگرام سات بجے اپنے اختتام کو پہنچا اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ بیت میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور ان احباب نے جنہوں نے وقار عمل کے ذریعہ بیت کی تعمیر میں حصہ لیا۔حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سات بجکر پانچ منٹ پر یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد سات بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج 39 فیملیز کے 169 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ کی قریبی جماعتوں کے علاوہ Waiblengen، Munich، Kassel، Weildhof، Augesburg کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔اس کے علاوہ پاکستان اور کینیڈا سے آئی ہوئی بعض فیملیوں نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نکاحوں کا اعلان

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل سات نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح کا متن

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسنون خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر (مومن) پر فرض کیا گیا ہے۔اس لحاظ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو میری سنت پر عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے کٹ جاتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شادیاں بھی کیں، میری عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار ہیں، میں گھر بھی خیال رکھتا ہوں۔گھریلو کام کاج بھی کرتا ہوں، باہر کے کام بھی کرتا ہوں اور سب سے بڑھ کر آپ ﷺ پر جو عظیم بوجھ تھا صحابہ کی تربیت کا اور دنیا کی تربیت کا، اس کو ادا کرتے تھے۔اس سب کے باوجود آپ ﷺ نے شادیاں بھی کیں، اولاد بھی ہوئی، اس کے فرائض بھی ادا کئے، بیویوں کے حقوق وفرائض بھی ادا کئے۔

تو یہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہر احمدی کو جو حقیقی (مومن) ہے ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ شادی بیاہ ایک ایسا Bond (معاہدہ) ہے، ایک ایسا کام ہے جو ایک لحاظ سے دینی فریضہ بن جاتا ہے اور بیویوں اور اس کے رحمی رشتوں کے حقوق ادا کرنے بہت ضروری ہیں۔مردوں کی طرف سے بھی اور لڑکی والوں اور لڑکی کی طرف سے بھی، پس اگر یہ چیز یہ احساس شادی کرنے والے جوڑوں میں پیدا ہو جائے بلکہ ہر شخص میں، دونوں طرف کے سسرالیوں میں بھی تو گھریلو زندگیاں محبت اور پیار اور امن کے گہوارے بن جاتی ہیں۔لیکن آجکل مادیت کا زیادہ زور ہے یا کیا وجہ ہے؟ بے صبری کا اظہار زیادہ ہے۔صبر کم ہو چکا ہے لوگوں میں۔برداشت کم ہو چکی ہے کہ ذرہ ذرہ سی بات پر لڑائیاں بھی ہوتی ہیں، رنجشیں بھی پیدا ہوتی ہیں اور پھر ان کی نوبت یہاں تک آتی ہے کہ رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

میں نے جائزہ لیا ہے جرمنی میں بھی، ان کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے جو قابل فکر ہے۔اس طرف ہر شادی شدہ جوڑے کو بھی توجہ دینی چاہئے، والدین کو بھی توجہ دینی چاہئے۔نئے شادی ہونے والے جوڑوں کو بھی توجہ دینی چاہئے۔ہر ایک لڑکی بھی اپنے فرائض ادا کرے، حقوق ادا کرے، لڑکا بھی اپنے فرائض ادا کرے، حقوق ادا کرے اور جب یہ حقوق وفرائض ادا ہونے شروع ہو جائیں گے تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ جھگڑے پیدا ہوں۔

بعض جھگڑے والے میرے پاس آتے ہیں، ساسیں بھی، بہوئیں بھی، بیویاں بھی، خاوند بھی کہ کیا کریں؟ کس طرح ہم اپنے رشتوں کو بہترین زندگیوں میں گزار سکتے ہیں۔تو میں ان کو یہی کہا کرتا ہوں کہ ''کان، آنکھ اور زبان ایک دوسرے کے لئے اور ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے لئے بند کر لو'' تمہاری زندگیاں امن سے گزرنے لگ جائیں گی۔یہ مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے یہ اگر آپ کریں اور یہ کرنے کی ضرورت ہے نہیں تو مغرب کا اثر ہوتا چلا جا رہا ہے۔جس تیزی سے یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔میں نے جائزہ لیا ہے تین سال کا، ہر سال طلاقوں اور خلع میں دو، تین فیصد کا اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو قابل فکر ہے اور جرمنی میں بھی اس طرف بہت زیادہ رجحان پیدا ہو رہا ہے۔

اس لئے ان نئے جڑنے والے رشتوں کو بھی میں کہوں گا، لڑکی والوں کو بھی، لڑکے والوں کو بھی، لڑکے کو بھی، لڑکی کو بھی کہ اس رشتہ کو ایک ایسا Bond (معاہدہ) سمجھ کر قبول کریں جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف حکم دیا ہوا ہے بلکہ علیحدگی کے بارہ میں باوجود اس کے کہ طلاق اور خلع کی اجازت تو دے دی لیکن انتہائی مکروہ فعل قرار دیا ہے۔تو اس مکروہ فعل سے بچیں اور ایک دوسرے کی اچھی باتوں کی طرف نظر رکھیں۔خوبیوں پر نظر رکھیں اور برائیوں کو نظر انداز کریں۔

اللہ کرے کہ آج یہ قائم ہونے والے رشتے ہمیشہ اپنے رشتے نبھانے والے ہوں، ایک دوسرے کے حقوق وفرائض ادا کرنے والے ہوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی بہترین تربیت کرنے والے ہوں اور اس وقت یہاں جو لوگ بیٹھے ہیں جن کے اپنے گھروں میں رنجشیں ہیں، وہ بھی اپنی رنجشوں کو اور گھروں میں جو ناچاقیاں ہیں انہیں دور کرنے والے ہوں۔

اس کے ساتھ میں اب چند نکاحوں کا اعلان کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

1۔عزیزہ شازیہ مبشر طاہر بنت مکرم مبشر احمد صاحب کا نکاح عزیزم عطاء المنیب احمد ابن مکرم بشارت احمد صاحب کے ساتھ

2۔عزیزہ عدیلہ طور بنت مکرم بشارت احمد طور صاحب کا نکاح عزیزم ندیم احمد صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب کے ساتھ

3۔عزیزہ ندرت بشریٰ نجم بنت مکرم نصیر احمد نجم کا نکاح عزیزم صباح الدین احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب کے ساتھ

4۔عزیزہ ماہرہ خان بنت مکرم چوہدری کولمبس خان صاحب کا نکاح عزیزم ظافر احمد صاحب ابن مکرم آصف محمود اسماعیل صاحب کے ساتھ

5۔عزیزہ مدیحہ دین بنت مکرم رحمت اللہ شمس صاحب کا نکاح عزیزم شہاب الدین صاحب ابن مکرم رشید الدین صاحب کے ساتھ

6۔عزیزہ سندس سید بنت مکرم سید زاہد منیر صاحب کا نکاح عزیزم محمد مظہر الاسلام صاحب ابن مکرم محمد افضل چٹھہ صاحب کے ساتھ

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔بعدازاں ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر جرمن مہمانوں کے ساتھ جو تقریب ہوئی اس میں 195 مہمانوں نے شرکت کی۔زیادہ تر مہمان جرمن تھے۔ان کے علاوہ ترک، عرب، افریقی اور بعض دیگر یورپین ملکوں کے افراد بھی شامل تھے۔

اس تقریب میں ڈپٹی وزیر اعلیٰ صوبہ Hessen کے علاوہ ڈپٹی چیئرمین گروس گیراؤ، میئر Ginsheim، تین ممبر پارلیمنٹ، متعدد ڈاکٹرز، پروفیسرز، سکول پرنسپلز، اساتذہ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کے کئی افراد نے شرکت کی۔

میئر صاحب نے کہا کہ میرے لئے یہ تقریب ایک بے حد یادگار تقریب تھی۔میں حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔خلیفۃ المسیح کی آمد سے Ginsheim کا شہر کچھ دیر کے لئے ایک لحاظ سے دنیا کا مرکزی نقطہ بن گیا ہے اور MTA کی وجہ سے ساری دنیا میں ہمارے شہر کی شہرت ہوگئی ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ آپ کے امام آرام سے بول رہے تھے لیکن ان کی باتوں میں بہت وزن تھا۔دوسرے مقررین زور سے بول رہے تھے۔آپ کے لیڈر کی آواز آہستہ تھی لیکن ایسا لگتا تھا کہ وہ دل سے بات کر رہے ہیں جو کچھ انہوں نے کہا ہے اگر سب ان باتوں پر عمل کرنے لگ جائیں تو دنیا کی حالت ٹھیک ہو جائے۔بدامنی نہ رہے۔

ایک مہمان خاتون نے کہا آپ کے لیڈر عام آدمی نہیں ہیں۔وہ جب بول رہے تھے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خدا کی طرف سے بول رہا ہے۔

مقامی کونسل کے صدر Jochen Krausgrill جن کا تعلق سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے نے اس تقریب میں شمولیت کو اپنی خوش قسمتی قرار دیا۔موصوف نے شہر میں حضور کی آمد پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور کے آنے سے ہمارا چھوٹا سا شہر دنیا کا مرکزی نقطہ بن گیا ہے۔

Mainz شہر کی یونیورسٹی کے شعبہ سوشیالوجی کے پروفیسر Hradil تقریب میں شامل ہونے

پر بہت خوش تھے۔ انہوں نے کہا مجھے آپ کی جماعت کی یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ یہ (بیت) ایک خدا کی عبادت کے لئے سب کے لئے کھلی ہے۔

بعض سکول ٹیچرز اور دیگر مہمانوں نے کہا کہ اگر دنیا میں امن ہوسکتا ہے تو آپ کے امام کی کہی باتوں سے ہی ہوسکتا ہے۔

بعض مہمانوں نے یہ بھی کہا کہ پہلے وہ (دین حق) سے ڈرتے تھے اب آپ کو دیکھ کر یہ پتہ چلا ہے کہ (دین حق) کی تصویر اس کے برعکس ہے جو ہم سنتے تھے۔

ایک مہمان نے کہا کہ آپ کے لیڈر کا امن کا پیغام بہت اچھا لگا۔ (دین حق) کے متعلق میرا تاثر اچھا نہیں تھا۔ لیکن آپ کے لیڈر کے پیغام اور آج کی تقریب نے میرا تاثر بدل دیا ہے۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔ مسکراتے چہرے، دوستانہ ماحول میں استقبال، ایک منظم تقریب غرضیکہ ہر لحاظ سے آپ کی تقریب بہت اچھی تھی۔

مقامی کیتھولک چرچ کے پادری Mr. Zirmer نے (بیت) کے افتتاح کی تمام تقریب کی بے حد تعریف کی۔ انہوں نے جماعت کے نام مبارکباد کا ایک کارڈ بھی لکھا کہ جماعت احمدیہ کے پیارے ممبران!

Ginsheim میں (بیت) بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر ہم آپ کو دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کو عبادت کے لئے ایک قابل قدر جگہ حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے بیت کے لئے پچاس یورو چندہ بھی دیا۔

مقامی پروٹسٹنٹ چرچ کی پادری صاحبہ نے اپنے مبارکباد کے پیغام میں لکھا کہ (بیت) بیت الغفور کے افتتاح پر میں آپ کو بہت دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ہماری تمنا ہے کہ یہ گھر خدا کا گھر ہو اور اس کی عبادت کا گھر ہو۔ آج کا یہ دن آپ سب کے لئے ناقابل فراموش دن ہو کیونکہ آپ سب نے اس میں اپنا وقت، کام اور پیسہ صرف کیا ہے۔

علاقے کے بینک کے مینیجر صاحب نے (بیت) کی تعمیر اور افتتاح کی کامیاب تقریب کے انعقاد پر جماعت کو مبارکباد دی اور یکصد یورو چندہ بھی پیش کیا۔ سب مہمانوں نے (بیت) کی خوبصورتی کی بہت تعریف کی اور اسے علاقہ کی خوبصورتی میں اضافہ قرار دیا۔ ایک مہمان نے دعوت کا بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ آج کی تقریب میں نہ آتے تو وہ ایک اہم موقع گنوا دیتے۔ (بیت) کی سجاوٹ بہت اچھی ہے اور آپ کی محنت قابل ستائش ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ ٹیچ بھاٹہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

عائشہ طیب بنت مکرم ملک طیب احمد صاحب ٹیچ بھاٹہ راولپنڈی کی تقریب آمین مورخہ 18 جون 2011ء کو ان کے گھر میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ خاکسار نے قرآن مجید سے بعض حصے سنے۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو اس کے دل کا نور بنائے اور باقاعدہ تلاوت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم خالد احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ کے دو اطفال دانیال احمد ابن مکرم محمد یونس صاحب مرحوم اور زبیر احمد ثانی ابن مکرم صابر حسین صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے دونوں کو قرآن کریم خاکسار نے ہی پڑھایا ہے ان کی تقریب آمین مورخہ 2 جون 2011ء کو تتلے عالی میں ہوئی مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن مجید کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے، اس کی بار بار تلاوت کرنے اور ترجمہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالحفیظ خان صاحب سابق سیکرٹری مال دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر، شوگر اور چند دیگر عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہے۔ سر میں شدید چکر آتے ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مجھے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ نیز میری اہلیہ بھی بیمار رہتی ہیں۔ ان کی صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم رانا مبین صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ ایک عرصہ سے آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں نظر بہت کمزور ہے چلنے پھرنے میں دشواری ہے علاج جاری ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک اللہ دتہ صاحب دکاندار چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے مکرم ملک عبدالحئی صاحب ولد مکرم ملک گل محمد صاحب مرحوم 98 شمالی ضلع سرگودھا بعمر تقریباً 22 سال مورخہ یکم جولائی 2011ء کو اپنی ڈیوٹی کے دوران ہارٹ فیل ہونے سے وفات پاگئے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 2 جولائی 2011ء کو 10 بجے صبح نماز جنازہ دارالضیافت میں مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ، دو بچیاں، والدہ، ایک بھائی اور تین بہنیں چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سلیم اقبال صاحب ابن مکرم حاجی محمد اقبال صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعمر 64 سال مورخہ 9 جون 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ بچیوں کے بیرون ممالک سے آنے کے بعد مورخہ 11 جون 2011ء کو نماز جنازہ مکرم چوہدری محمد اقبال گورایا صاحب اقبال ٹاؤن لاہور نے پڑھائی۔ آپ اپنے خاندان میں سے اکیلے ہی احمدی تھے اور بچپن میں ہی بیعت کی تھی۔ احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں دفن کیا گیا۔ مکرم محمد اشرف صاحب نے قبر تیار ہونے کے بعد دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنی یادگار اہلیہ محترمہ منیرہ سلیم صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم بہت ہی نیک عبادت گزار اور احمدیت سے دل و جان سے محبت رکھتے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب مربی سلسلہ

پہلے انگریز واقف زندگی مربی سلسلہ محترم بشیر آرچرڈ صاحب مورخہ 7 جولائی 2002ء کو 83 سال کی عمر میں برطانیہ میں وفات پاگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور برطانیہ میں ہی تدفین ہوئی۔

جنگ عظیم دوم کے دوران 1945ء میں قادیان آکر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی اور وقف کر دیا۔ آپ انگلستان، سکاٹ لینڈ، ٹرینڈ اور گیانا میں بطور مربی سلسلہ کام کرتے رہے۔ 1/3 حصہ کے موصی تھے۔ 9 سال تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے۔ متعدد کتب اور سینکڑوں مضامین تصنیف فرمائے۔ اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع ملتان، رحیم یار خان اور بہاولپور کے دورہ پر ہیں۔ احباب واراکین عاملہ، مربیان اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے نارووال اور سیالکوٹ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے (مینیجر روزنامہ الفضل)

کشاعی
ازالہ قبض کیلئے مفید گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں اردو اور انگریزی پڑھانے کیلئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت جو اپنے آپ کو اس خدمت کیلئے پیش کرنا چاہیں ضروری ہے کہ انہوں نے ایم۔اے کیا ہو۔ جن احباب نے بی۔ایڈ یا ایم ایڈ بھی کیا ہو یا کالج میں پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں انہیں ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم اپنی درخواست کے ساتھ میٹرک تا ایم۔اے کی اسناد کی فوٹو کاپی اور تجربہ کا ثبوت لف کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

درخواست

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے سینہ میں درد ہے۔ پٹھوں میں کھنچاؤ رہتا ہے اور معدہ بھی خراب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عبداللہ موبائلز اینڈ الیکٹرونکس سنٹر
موبائل، فریج، جنریٹر، واشنگ مشین، اینڈ ڈرائیر
TV چائنہ، DVD فوٹوسٹیٹ کی سہولت موجود ہے
طالب دعا: چوہدری محمد نواز وڑائچ: 0345-6336570

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

مردانہ، زنانہ اور بچگانہ پیچیدہ اور پرانی امراض کی علاج گاہ
F.B CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
Tariq Market Rabwah
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے
PH:0300-7705078

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6211883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر
0321-7709883

ربوہ میں طلوع وغروب 7 جولائی

طلوع فجر	3:38
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	1:13
غروب آفتاب	7:19

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

روغن زعفرانی مہرے، مرچے، موڑھے، گٹے، گوڈے کی درد سے فوری نجات
حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

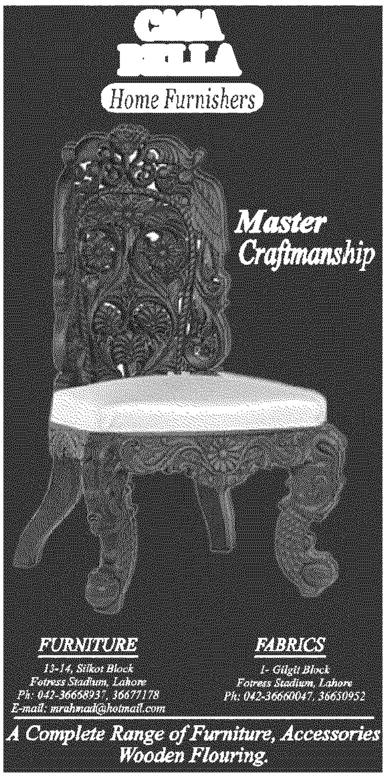

FR-10